JQSS: *(Journal Of Quranic and Social Studies)*

ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632

Volume: 4, Issue: 2, July-December 2024. P: 01-15

Open Access: https://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/118

DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.12746644

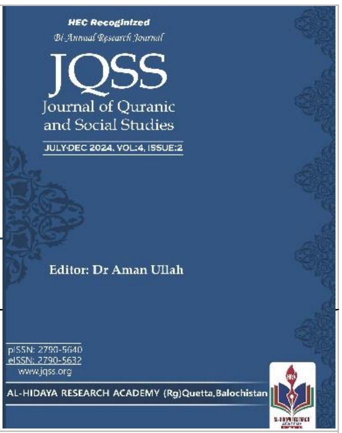


*Copyright:* © The Aothors *Licensing:* this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

# اسلامی ریاست میں عوام کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے طریقے تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

# Ways to Discipline the People in the Islamic State in the light of the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)

1. **Maria Khalil**
mariakhalil59@gmail.com
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta

2. **Dr. Shabana Qazi**
shabanaqazi786@yahoo.com
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan

***How to Cite***: Maria Khalil and Dr. Shabana Qazi (2024). Ways to Discipline the People in the Islamic State in the light of the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him), *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*, 4(2), 01-15.

*Abstract and indexing*

*Publisher*

*HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)*
*Balochistan Quetta*

Journal of Quranic and Social Studies
Volume:4, Issue: 2, 2024

# اسلامی ریاست میں عوام کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے طریقے تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

# Ways to Discipline the People in the Islamic State in the light of the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him)

Journal of Quranic and Social Studies
01-15
© The Author (s) 2024
Volume:4, Issue:2, 2024
DOI:10.5281/zenodo.12746644
www.jqss.org
ISSN: E/ **2790-5640**
ISSN: P/ **2790-5632**
OPEN JOURNAL SYSTEMS
PUBLIC KNOWLEDGE PROJECT

**Maria Khalil**
Lecturer, Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan Women's University, Quetta.

**Dr. Shabana Qazi**
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, University of Balochistan, Quetta

## Abstract

There were great revolutions in the world, some of which had far-reaching effects on human history, but the revolution brought by the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) was in every sense the greatest revolution in human history. Its greatness lies in the fact that the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) not only improved the appearance of the nation, but this revolution changed even within them. Most importantly, this revolution reached its peak in a short span of only twenty-three years and the whole of Arabia was transformed. Thirsting for each other's blood became grateful to each other as if they were a wall of lead. The question is, what was the strategy on the basis of which such a great revolution took place in humanity, and in the short period of thirteen years, such a group of highly trained people was prepared that as soon as a state (in the form of Medina) was found, each member of the pre-trained party handled their assigned task so smoothly as if they were made for it. Human training done with this level of skill can only be the characteristic of a prophet. He carved every person associated with Islam and made him a diamond out of coal. In this regard, an important point in the prophetic strategy adopted by the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) is the establishment of discipline. He disciplined the people not only at the individual level but also at the collective level, which led to the establishment of a true welfare state. This research article first highlights the teachings of the Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) to organize the masses through worship. This is followed by a light on the Prophet's teachings of maintaining discipline in private and personal life, and finally on the Prophet's principles of maintaining discipline in social life and interpersonal matters.

**Keywords:** : Prophet Muhammad (SAW), Islamic state, Discipline, Blessings, worship

**Corresponding Author Email:**
mariakhalil59@gmail.com / shabanaqazi786@yahoo.com

## تمہید:

دنیا میں بڑے بڑے انقلاب آئے جن میں سے بعض کے انسانی تاریخ پر بہت دور رس اثرات بھی مرتب ہوئے لیکن نبی کریم ﷺ کا لایا ہوا انقلاب ہر لحاظ سے تاریخ انسانی کا عظیم ترین انقلاب تھا۔ اس کی عظمت اس بات میں مضمر ہے کہ آپ جناب ﷺ نے نہ صرف یہ کہ قوم کی ظاہری حالت کو سدھارا بلکہ یہ انقلاب ان کے اندر تک کو بدل گیا۔ سب سے اہم ترین بات یہ ہے کہ یہ انقلاب صرف تئیس سال کے مختصر عرصے میں اپنی حد کمال کو پہنچ گیا اور سارے عرب کی کایا ہی پلٹ گئی۔ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے آپس میں شیر و شکر ہو گئے گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں اور قرآن کی یہ آیت ان کے حال کی مکمل عکاسی کرنے لگی:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ"۔(1)

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحیم ہیں۔۔۔

آپ ﷺ کی آمد ساری انسانیت کے لیے بالعموم اور عرب کے لیے بالخصوص اللہ تبارک و تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ قرآن پاک میں اس احسان عظیم کا ذکر یوں ہو رہا ہے:

"لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ"(2)

درحقیقت اہل ایمان پر تو اللہ نے یہ بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان خود انہی میں سے ایک ایسا پیغمبر (ﷺ) اٹھایا جو اس کی آیات انھیں سناتا ہے، ان کی زندگیوں کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دیتا ہے، حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ صریح گمراہیوں میں پڑے ہوئے تھے۔

اس آیت میں چار واضح اور جداگانہ فرائض کی ذمہ داریاں رسول اللہ ﷺ کو سونپی گئی ہیں۔ کتاب اللہ کی آیات پڑھ کر سنانا، کتاب کی تعلیم، حکمت کی تعلیم اور تزکیہ نفس۔ ان چاروں ذمہ داریوں کو آپ ﷺ نے بہ احسن و خوبی ادا کیا اور اس درجہ کمال سے افراد اور معاشرے کی اصلاح کی جس کی مثال تاریخ عالم میں کہیں نہیں ملتی۔ نبی کریم ﷺ کی اسی تربیت کو سراج الدین ندوی ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں:

"مؤرخ جب تاریخ کے اس مرحلے پر پہنچتا ہے تو انگشت بدنداں رہ جاتا ہے کہ دنیا کی سب سے پسماندہ اور جاہل قوم تہذیب و تمدن کی شمع روشن کرتی ہے اور تمام انسانوں کے لیے کارزار حیات میں مشعل بن جاتی ہے۔ اس کاروانِ محمدی ﷺ میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں ان کی یکسر کایا پلٹ جاتی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دائرہ اسلام میں داخل ہونے اور آنحضور ﷺ کی تربیت حاصل کرنے کے بعد گویا ایک بالکل نیا آدمی نمودار ہوتا ہے۔ بد اخلاقیوں کا مجرم سیرت و اخلاق کا پیکر بن جاتا ہے۔ انسانوں کا قاتل انسانیت کا نگہبان بن جاتا ہے۔ رذالت و دنائت کی دلدل میں پھنسا ہوا انسان شرف و غیرت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے۔ ان پڑھ اور کند ذہن انسان کے اندر اعلیٰ صلاحیتوں کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ جنگجو صلح و آشتی کا علم بردار بن جاتا ہے، زانی و بدکار عفت و حیا کا مجسمہ نظر آتا ہے"۔(3)

سوال یہ ہے کہ وہ کیا حکمت عملی تھی جس کے بل بوتے پر انسانیت میں اس قدر عظیم انقلاب برپا ہوا اور تیرہ سال کے مختصر سے مکی دور میں ایسی زبردست تربیت یافتہ افراد کی جماعت تیار ہو گئی کہ جونہی ایک ریاست (مدینہ کی شکل میں) ملی، پہلے سے تربیت یافتہ جماعت کے ہر فرد نے اپنا عائد کردہ کام اس خوش اسلوبی سے سنبھالا گویا وہ اسی کے لیے پیدا کیا گیا ہو۔ اس درجہ مہارت سے کی گئی انسانی تربیت ایک پیغمبر ہی کا خاصہ ہو سکتا ہے۔ آپ ﷺ نے اسلام سے وابستہ ہونے والے ایک ایک فرد کو تراشا اور اسے کوئلے سے ہیرا بنا ڈالا۔

## نظم و ضبط:

نظم و ضبط کے لفظ کو اگر لغت میں دیکھا جائے تو بنیادی طور پر یہ ایک لفظ نہیں بلکہ دو بامعنی الفاظ نظم اور ضبط کا مرکب ہے۔ نظم کا مطلب ہے لڑی، موزوں کلام،

شعر، شاعری میں اشعار کا موزوں کرنا، بندوبست، انتظام وغیرہ۔ پھر یہ لفظ وسعت اختیار کر کے حکومت کا قاعدہ کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔ جبکہ ضبط اپنے لغوی معنوں کے اعتبار سے نگہبانی، حفاظت، ہوشیاری، انتظام، بندوبست، روک، رکاوٹ، قید، پابندی، قانون باندھنا، قابو کرنا، تحمل، برداشت، بردباری وغیرہ کے معنی میں آتا ہے۔(4) اس اعتبار سے نظم وضبط کے معنی ہوئے کسی بھی کام کو اس کے درست طریقے، سلیقے، قاعدے اور قانون کے مطابق اور ہوشیاری سے اس کی نگہبانی کرتے ہوئے کرنا۔ یہ دراصل ایک لگام ہے جو انسان کی منہ زور خواہشات کو من مانی کرنے سے روکتی ہے اور اس کو قواعد و قوانین کا پابند بناتی ہے۔

نظم وضبط کی پابندی دراصل سنت اللہ ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز کو نظم ہی کی بنیاد پر تخلیق فرمایا ہے۔ اس کائنات میں ہر چیز کا اپنا ایک مخصوص مقام ہے اور اس کی مخصوص ذمہ داری ہے۔ غرض یہ کہ اس پوری کائنات میں محیر العقول نظم و نسق جاری و ساری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو بھی پسند کرتے ہیں کہ بنی نوع انسان بھی اپنی نجی اور معاشرتی زندگی میں نظم وضبط پیدا کریں۔ اس سلسلے میں آسمانی مذاہب، خصوصاً دین اسلام کے ذریعے نظم وضبط کی اہمیت بیان فرمائی گئی اور اس کی پابندی کا حکم دیا گیا۔ عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے ضمن میں ذات باری تعالیٰ کا اسوہ تدریج پر مبنی ہے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے، آپؓ فرماتی ہیں :

> "---حتی اذا ثاب الناس الی الاسلام نزل الحلال والحرام و لو نزل اول شیء لا تشربوا الخمر لقالوا لا ندع الخمر ابدا ولو نزل لا تزنوا لقالوا لا ندع الزنا ابدا---"۔(5)

---جب لوگوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہو گیا (اصلاح عقائد ہو چکی) تو حلال اور حرام کے احکام نازل ہوئے۔ اگر کہیں آغاز میں یہ حکم نازل ہوتا کہ شراب مت پیو تو لوگ کہتے کہ ہم کبھی شراب پینا نہیں چھوڑیں گے۔ اگر شروع ہی میں یہ حکم نازل ہوتا کہ زنا مت کرو تو لوگ کہتے کہ ہم تو زنا ترک نہ کریں گے---

آپ ﷺ نے بھی اسوہ باری تعالیٰ کو مد نظر رکھتے ہوئے تدریجاً دین سکھایا ورنہ لوگ کبھی بھی عمل نہ کر سکتے اور اسلام اور قرآن ان کی عملی زندگی میں کہیں بھی نظر نہ آتا۔ آپ ﷺ نے خود بھی تدریج کو مد نظر رکھا اور آپ ﷺ جب صحابہ کرام کو مبلغ بنا کر کسی اور علاقے کی طرف بھیجتے تو انہیں بھی لوگوں کو دین تدریجاً سکھانے کی ترغیب دیتے۔ مثلاً:

> "لما بعث النبی ﷺ معاذا نحو الیمن قال لہ: انک تقدم علی قوم من اھل الکتاب فلیکن اول ما تدعوھم الی ان یوحدوا اللہ تعالی فاذا عرفوا ذلک فاخبرھم ان اللہ فرض علیھم خمس صلوات فی یومھم و لیلتھم، فاذا صلوا فاخبرھم ان اللہ افترض علیھم زکاۃ فی اموالھم تؤخذ من غنیھم فترد علی فقیرھم، فاذا اقروا بذلک فخذ منھم، و توق کرائم اموال الناس"(6)

جب آنحضرت ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو (حاکم بنا کر) یمن کی طرف بھیجا تو انہیں فرمایا: دیکھو تمہیں اہل کتاب کے کچھ لوگ ملیں گے تو پہلے انہیں توحید الٰہی کی طرف دعوت دو۔ جب وہ توحید سمجھ لیں تو انہیں کہنا کہ اللہ نے ان پر ہر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ نماز بھی پڑھنے لگیں تو اب ان سے کہنا کہ اللہ نے ان کے مال میں زکاۃ بھی فرض کی ہے۔ ان میں جو مالدار ہیں ان سے زکوۃ لی جائے گی اور ان میں جو حاجت مند ہیں انہیں دی جائے گی۔ جب وہ اسے بھی مان لیں تو ان سے زکاۃ وصول کرنا اور زکاۃ میں عمدہ عمدہ مال لینے سے بچے رہنا (یعنی متوسط درجے کا مال لینا)۔

یہ حدیث افراد کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے بہترین طریقے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اگر نبی پاک ﷺ کے الفاظ پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تک پہلی تعلیم لوگوں کے دلوں میں راسخ نہ ہو جائے اگلا حکم نہ بتایا جائے۔ مثلاً جب وہ توحید سمجھ لیں تب انھیں نمازوں کا بتایا جائے اور جب وہ نماز بھی پڑھنے لگیں تب انہیں زکاۃ کا حکم سنایا جائے۔

**اسلامی ریاست کا تصور:**

ایک اسلامی ریاست کا تصور دیتے ہوئے قرآن فرماتا ہے :

"الَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ"(7)

یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے۔ اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر ایک اسلامی ریاست کی ذمہ داریاں بتائی گئی ہیں۔ نماز اور زکوۃ کا نظام قائم کرنا ایک اسلامی ریاست کی اولین ذمہ داری ہے۔ اقتدار حاصل ہو جانے کے بعد نظام صلوۃ و زکوۃ کا نفاذ فرض ہے (جیسا کہ نبی کریم ﷺ کی حضرت معاذ بن جبلؓ کو کی گئی نصیحت سے بھی ظاہر ہوتا ہے)۔ یہی وہ بنیادی اکائیاں ہیں جن پر نظم و ضبط کی عمارت کھڑی ہوتی ہے۔ نماز کے اوقات کی پابندی، ارکان کی پابندی، طریقہ کار کی پابندی غرض نماز کا پورا فلسفہ انسانیت کو منظم کرنے میں اولین کردار ادا کرتا ہے۔

انسان کو اس کے مالی معاملات میں منظم کرنے والی چیز زکوۃ ہے۔ انسان اگرچہ اپنی محنت سے کمائے گئے مال کا مالک ہے، مگر یہاں بھی اسے کچھ اصول و قواعد کا پابند بنایا گیا ہے۔ وہ اس مال میں مکمل اور بلا شرکت غیرے تصرف کا اختیار نہیں رکھتا۔ وہ ستون جن پر دین کی عمارت کھڑی ہے، ان کا بنیادی مقصد ہی انسانیت کو جانوروں جیسی بد نظمی سے ممتاز کر کے منظم اور متمدن بنانا ہے۔ لہٰذا جو نبی رحمت اس دین کو لے کر مبعوث ہوئے انہوں نے انسانیت کو منظم کرنے میں انہی بنیادوں کو پیش نظر رکھا۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ صاحب اقتدار ہوں انہیں عوام کو نظم و ضبط کا پابند بنانے کے لیے معروف کا حکم دینا چاہیے اور منکر سے روکنا بھی چاہیے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو معاشرے میں فساد برپا ہو جائے گا۔

ایک اسلامی ریاست کے نظم و ضبط کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ منصب حکومت ان لوگوں کے پاس ہو جو واقعی اس کے اہل ہوں اور عدل و انصاف کو قائم کرنے والے ہوں کیونکہ جس معاشرے میں عدل و انصاف نہ ہو وہاں کی عوام کو نظم و ضبط کا عادی بھی نہیں بنایا جا سکتا۔ اگر عدل و انصاف نہ ہو، جو شخص جس قدر اصول و قواعد کو توڑے اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو تو لا قانونیت کا دور دورہ ہو گا، جنگل کا قانون چلے گا اور نظم و ضبط کا کہیں دور دور تک نام و نشان بھی نہ ہو گا۔ اسی بات کا حکم اللہ تبارک و تعالیٰ کلام پاک میں بھی دیتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

"اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا" (8)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں (مناصب حکومت) اہل ایمان کے سپرد کر دو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے کرو، اللہ تم کو نہایت عمدہ نصیحت کرتا ہے اور اللہ یقیناً سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اسی آیت کے فوراً بعد عوام کو مزید ایک حکم دیا جا رہا ہے، ارشاد ہوتا ہے:

"يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِيْلًا"۔(9)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ ﷺ کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملے میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ﷺ کی طرف پھیر دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریقہ کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔

اس آیت میں نظم و ضبط قائم کرنے کا ایک اور اصول بتایا جا رہا ہے کہ سب سے پہلے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے اور پھر اپنے حاکم کی اطاعت کی جائے۔ اسی اطاعت میں نظم و ضبط کا راز پنہاں ہے۔ اطاعت امیر اس قدر ضروری ہے کہ اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

"اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ (10)

حاکم کی بات سنو اور مانو اگرچہ حبشی ہی کو سردار یا حاکم بنالیا گیا ہو جس کا سر منقیٰ کی طرح چھوٹا ہو۔

ایک اور جگہ فرمایا:

"علیک السمع و الطاعۃ فی عسرک و یسرک و منشطک و مکرھک و اثرۃ علیک"(11)

تم پر حاکم کی بات کا سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ تکلیف میں ہو یا راحت میں، خوشی میں ہو یا رنج میں اور اس وقت بھی جب تم پر دوسروں کو ترجیح دی جائے۔

یعنی اگرچہ حاکم تمہاری حق تلفی بھی کریں اور جو شخص تم سے کم حق رکھتا ہو اس کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور اطاعت کرنی چاہیے اور ایسے موقع پر بھی فتنہ کرنا اور فساد پھیلانا منع ہے۔ پھر اگر کسی معاملے میں دورائے پیدا ہو جائیں تب اس بات کو دوبارہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف پلٹایا جائے۔ اسی صورت میں اتحاد قائم ہو سکتا ہے اور نظم وضبط بر قرار رکھا جا سکتا ہے۔

ریاستی نظم وضبط کو قائم کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ جنگ وغیرہ سے متعلق اہم خبریں صرف اہم اور متعلقہ لوگوں تک پہنچائی جائیں۔ اگر ہر خاص وعام کو ہر معاملے کی خبر ملنا شروع ہو جائے تو معاشرے میں ایک بھگدڑ اور خوف وہراس کی سی کیفیت پھیل جائے اور نظم وضبط اور امن وامان کی صورتحال باقی نہ رہے۔ اس صورتحال سے نمٹنے اور نظم وضبط برقرار رکھنے کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

"وَ اِذَا جَآءَهُمۡ اَمۡرٌ مِّنَ الۡاَمۡنِ اَوِ الۡخَوۡفِ اَذَاعُوۡا بِهٖ‌ؕ وَ لَوۡ رَدُّوۡهُ اِلَى الرَّسُوۡلِ وَ اِلٰۤى اُولِى الۡاَمۡرِ مِنۡهُمۡ لَعَلِمَهُ الَّذِيۡنَ يَسۡتَنۡۢبِطُوۡنَهٗ مِنۡهُمۡ‌ؕ وَ لَوۡ لَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَ رَحۡمَتُهٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا" (12)

اور (کچھ لوگ ایسے ہیں کہ) جب ان کے پاس امن یا خوف میں سے کوئی خبر آتی ہے تو اسے لے کر پھیلا دیتے ہیں حالانکہ اگر یہ اسے رسول اللہ ﷺ کی جانب اور اپنے میں سے اصحاب امر کی جانب لوٹا دیتے تو یہ ان میں سے ایسے لوگوں کے علم میں آجاتی جو اس سے درست نتیجہ اخذ کر سکتے۔ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو تم میں سے بہت تھوڑوں کے سوا باقی سب شیطان کے پیچھے لگ گئے ہوتے۔

اسلامی ریاست میں غیر اسلامی عوام کا وجود ناگزیر ہے۔ اس سلسلے میں عوام کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ان میں مذہبی رواداری کو عام کیا جائے۔ غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت کی جائے گی تو فتنہ وفساد برپا نہیں ہو گا اور نظم وضبط برقرار رہے گا۔ اس سلسلے میں قرآن میں ایک اصول بتا دیا گیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًاۢ بِغَيۡرِ عِلۡمٍ‌ؕ --(13)

اور (اے مسلمانو) یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں گالی مت دو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ ضد میں آکر جہالت کی بنا پر اللہ کو گالیاں دینے لگیں۔۔۔

ظاہر ہے کہ جب وہ اللہ کو گالیاں دیں گے تو غیرت ایمانی جوش میں آئے گی اور فتنہ فساد کا اندیشہ ہو گا۔ اسی ممکنہ ردعمل سے بچنے کے لیے یہ حکم دیا گیا ہے تاکہ اسلامی ریاست میں امن وامان اور نظم وضبط قائم رہے۔

### اسلامی ریاست میں نظم وضبط اور تعلیمات نبوی ﷺ:

نظم وضبط ایک اعلیٰ صفت ہے جس کے حصول کے لیے ہر زمانہ اور ہر مذہب میں ترغیب دی جاتی رہی ہے۔ پھر اسلام جو کہ تمام مذاہب کا جامع ہے، کیونکر اس پہلو کو نظر انداز کر سکتا ہے۔ عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے بڑی مضبوط، ہمہ گیر اور ہمہ پہلو جدوجہد کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے سب سے اہم یہ ہے کہ نسل نو کو ابتدا ہی سے نظم وضبط کا عادی بنایا جائے اور بچپن سے ہی بچے کی عادات کو منظم کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ والدین ہر وقت روک ٹوک کرتے رہیں۔ اس کے

برعکس بہتر یہ ہے کہ اس کے سونے، جاگنے اور کھیلنے کے اوقات مقرر کیے جائیں اور اسے ان اوقات کا پابند بھی بنایا جائے۔ بچے کو معاشرتی ضروریات پورا کرنے کے لیے رکھ رکھاؤ کے مطابق زندگی گزارنا سکھایا جائے۔ اس کے سامنے اہم اور کم اہم امور کی نشاندہی کی جائے تاکہ بچپن ہی سے اس کے دل و دماغ میں ایک باشعور زندگی کا تصور پیدا ہو۔ اس کے سامنے زندگی کا نصب العین واضح کیا جائے اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے لائحہ عمل متعین کیا جائے تاکہ وہ بڑا ہو کر معاشرے کا ایک منظم اور ذمہ دار شہری بن سکے۔

**ا۔ عبادات اور نظم وضبط :**

شریعت مطہرہ پر عمل کرنے سے انسان کے اندر نظم وضبط کی قوت اور صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلامی نظام حیات میں نظم وضبط کا آغاز عبادات سے ہوتا ہے اور ہر عبادت انسان کو منظم بناتی ہے۔ اسلام میں عبادات محض عبادات نہیں ہیں بلکہ انسان کی اصلاح کا ایک بھرپور ایجنڈا ہیں۔ عبادات محض مالی یا بدنی مشقتیں نہیں ہیں بلکہ ان کی اپنی ایک روح اور اپنے اسرار ہیں۔ مندرجہ بالا آیت کی رو سے اسلامی ریاست کی سب سے پہلی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ وہ نماز کا نظام قائم کرے۔ اس سلسلے میں اسلامی ریاست مدینہ کے قیام کے بعد آپ ﷺ کا سب سے پہلا کام مسجد کی بنیاد رکھنا تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں کو نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے مسجد اور نماز کے آداب بھی بتائے۔ مثلاً بدن اور کپڑوں کو پاک صاف رکھنا، مسواک کرنا، زینت اختیار کرنا، پھر سکون اور وقار کے ساتھ مسجد کی طرف چلنا، نماز کے لیے وقت پر آنا، صفوں کا برابر کرنا، خطبے کے دوران باتیں نہ کرنا، گردنیں نہ پھلانگنا، اپنے ساتھیوں اور فرشتوں کا خیال رکھتے ہوئے ناگوار بو سے بچنا، مسجد میں غلاظت نہ پھیلانا، نماز کے دوران اوسط درجے کا لہجہ اختیار کرنا، امام کی پیروی کرنا وغیرہ۔ یہ تمام وہ آداب ہیں جو نبی کریم ﷺ نے عوام الناس کو نماز کی حد تک نظم وضبط کا پابند بنانے کے لیے بتائے۔

**"سئل النبیﷺ: ای الاعمال افضل؟ قال: الصلاۃ فی اول وقتھا"(14)**

رسول اللہ ﷺ سے کسی نے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اول وقت نماز پڑھنا۔

**"عن النعمان بن بشیر یقول: کان رسول اللہ ﷺ یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بھا القداح حتیٰ رأی انا قد عقلنا عنہ ثم خرج یوماً فقام حتی کاد یکبر فرای رجلاً بادیاً صدرہ من الصف فقال: عباد اللہ! لتسونصفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم۔"(15)**

نعمان بن بشیرؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں برابر کیا کرتے تھے حتیٰ کہ ایسا معلوم ہوتا کہ آپ ﷺ ان سے تیر کی لکڑی برابر فرما رہے ہوتے اور یہ سلسلہ جاری رہا، تاوقتیکہ آپ ﷺ نے سمجھا کہ ہم لوگ اس بات کو آپ ﷺ سے معلوم کر چکے ہیں۔ پھر ایک روز آپ ﷺ نکلے تو کھڑے ہو گئے تھے کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے۔ اتنے میں آپ ﷺ نے ایک آدمی دیکھا جس کا سینہ صف سے نکلا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ کے بندو! تم لوگ ضرور بالضرور اپنی صفیں برابر کر لوگے ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں میں مخالفت ڈال دے گا۔

**"عن ابی مسعود قال: کان رسول اللہ ﷺ یمسح مناکبنا فی الصلوٰۃ و یقول: استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبکم ولیلنی منکم اولوالاحلام و النھی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم۔(16)**

حضرت ابو مسعودؓ کا بیان ہے کہ نماز کے لیے رسول اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرماتے: برابر کھڑے رہو اور آگے پیچھے نہ ہٹو وگرنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ نیز میرے قریب وہ کھڑے ہوں جو کہ بہت سمجھدار اور عقلمند ہیں اور پھر جو ان سے قریب ہوں۔

**"سووا صفوفکم فان تسویۃ الصف من تمام الصلوٰۃ"(17)**

تم لوگ اپنی صفیں برابر رکھا کرو کیونکہ صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔

**"عن ابی ہریرۃ عن النبیﷺ قال: اذا قلت لصاحبک انصت یوم الجمعۃ و الامام یخطب فقد لغیت"(18)**

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھ رہا ہو تو تو نے لغو بات کی۔

"عن انس بن مالک یقول: سقط النبیﷺ عن فرس فجحش شقہ الایمن فدخلنا علیہ نعودہ فحضرت الصلوٰۃ فصلیٰ بنا قاعداً فصلینا ورآء ہ قعوداً فلما قضی الصلوٰۃ قال: انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا و اذا سجد فاسجدوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا: ربنا ولک الحمد واذا صلیٰ قاعداً فصلوا قعوداً اجمعون۔"(19)

حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ گھوڑے پر سے گرنے کی وجہ سے رسول اکرم ﷺ کا دائیں جانب کا بدن چھل گیا۔ ہم آپ ﷺ کی عیادت کے لیے گئے۔ چونکہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اس لیے آپ ﷺ نے بیٹھے بیٹھے نماز پڑھائی۔ اور جب ہم سب لوگ نماز پڑھ چکے تو ارشاد فرمایا کہ امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ وہ جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو، وہ جب سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو، اور جب وہ سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ تسمیع پڑھے تو تم تحمید پڑھو، اور جب بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بھی بیٹھ کر ہی نماز ادا کرو۔

ایک اور مقام پر امام کی اطاعت پر زور دیتے ہوئے فرمایا:

"اما یخشی الذی یرفع رأسہ قبل الامام ان یحول اللہ رأسہ رأس حمار"(20)

امام سے پہلے جو کوئی سجدہ سے سر اٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بلاشک اس کا سر گدھے کے سر کی طرح کر دے گا۔

روزہ اسلام کے ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور روزہ جیسی شاید ہی کوئی اور عبادت ہو جو انسان کو اس قدر منظم کرتی ہو۔ اللہ کی رضا کی خاطر اس کا حکم مانتے ہوئے دن بھر کھانے پینے اور جنسی خواہش سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔ جب انسان ایک خاص وقت تک کے لیے حلال اور جائز کاموں سے صرف اللہ کی رضا کی خاطر بچا رہتا ہے تو اس کے اندر اللہ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر حرام سے بچنے کا داعیہ بھی پیدا ہوتا ہے۔ یہی عبادت اس کی عادات اکل و شرب اور جذبات کو منظم بناتی ہے۔ اس میں ضبط نفس پیدا ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے انسان کو مزید منظم کرنے کی خاطر روزے میں کچھ اور چیزوں کو بھی ممنوع قرار دیا۔ مثلاً:

"من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ" (21)

جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کے کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی پرواہ نہیں۔

یہاں کھانے پینے اور جنسی خواہش کو ضبط میں لانے کے ساتھ ساتھ انسان کی زبان کو بھی روکا گیا۔ الفاظ کو بھی ایک قاعدے اور قانون کے تحت استعمال کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس بات کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی کہ پیٹ تو بھوک پیاس کاٹے اور زبان جو چاہے اگلتی رہے۔ پھر ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"اذا اصبح احدکم یوماً صائماً فلا یرفث ولا یجھل فان امرؤ شاتمہ او قاتلہ فلیقل: انی صائم انی صائم"(22)

جو شخص روزے سے ہو وہ فحش نہ بکے اور جہالت نہ کرے اور اگر کوئی اس کو برا کہے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔

اللہ اکبر! کس قدر ضبط نفس کی تلقین کی جارہی ہے کہ اگر کوئی اور بھی لڑائی کرے تب بھی لڑائی نہ کرے بلکہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھ کر بس اس قدر کہے کہ میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔ کس قدر پر حکمت ہے یہ بات کہ میں روزے سے ہوں کے الفاظ کو مکرر ارشاد فرمایا گیا تاکہ خود کو بھی یاد دہانی ہو اور جذبات میں بے قابو ہو کر کوئی نازیبا کلمہ نہ کہہ بیٹھے۔

اسی طرح حج کا موقع کس قدر بھیڑ کا موقع ہے جس میں نظم و ضبط کو برقرار رکھنا نہایت ہی جان جوکھوں کا کام ہے۔ مگر تعلیمات نبوی ﷺ یہاں بھی انسانیت کو تنہا نہیں چھوڑتیں۔ مثلاً

"عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ دفع مع النبیﷺ یوم عرفۃ، فسمع النبی ﷺ ورآء ہ زجرا شدیدا و ضربا و صوتا للابل، فاشار بسوطہ الیھم و قال: ایھا الناس! علیکم بالسکینۃ، فان البر لیس بالایضاع"(23)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کے ساتھ عرفہ کے دن عرفات سے لوٹے۔ آپ ﷺ نے اپنی پشت کی جانب سے شور اور مار دھاڑ اور اونٹوں کے بڑبڑانے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے لوگوں کو اشارہ فرمایا کہ لوگو! آرام سے چلو، دوڑنا اور دوڑانا ثواب نہیں۔

اس موقع پر بھی نبی کریم ﷺ نے نظم وضبط اور ڈسپلن کو ہاتھ سے جانے نہیں دیا اور جو نہی ایک ایسا معاملہ دیکھا جو قابل اصلاح تھا، اصلاح فرمادی۔

**۲۔ نجی اور افرادی زندگی میں نظم وضبط :**

ایک منظم انسان کی نجی زندگی میں نظم وضبط کا تعلق جسمانی صفائی، بالوں کی مناسب تراش خراش، اور دانتوں کی صفائی وغیرہ سے ہوتا ہے۔ سر، بدن، لباس اور جوتوں وغیرہ کو صاف ستھرا رکھنا ایک اخلاقی دستور ہے جس کا تعلق ایک انسان کی نجی زندگی کے نظم وضبط سے ہے۔ نبی کریم ﷺ نے لباس، بدن، اور زندگی کے دوسرے امور میں پاکیزگی اور صفائی کے حوالے سے بہت سی تعلیمات دی ہیں۔ مثلاً طہارت اور پاکی اختیار کرنے کے ذیل میں ارشاد فرمایا:

"الطهور شطر الايما ن"(24)

طہارت آدھے ایمان کے برابر ہے۔

ایک دن آپ ﷺ نے ایک بکھرے بالوں والے شخص کو دیکھا تو فرمایا :

"اما يجد هذا ما يسكن به شعره"(25)

اسے کوئی چیز نہیں ملی تھی کہ بالوں کو سنوار لیتا۔

دانتوں کی صفائی پر اس قدر زور دیا کہ فرمایا :

"لو لا ان اشق على امتى او على الناس لامرتهم بالسواک مع کل صلاة "(26)

اگر مجھے اپنی امت پر یا لوگوں پر مشکل ہو جانے کا خطرہ نہ ہوتا تو ہر نماز کے ساتھ انہیں مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

خود کو پاک صاف رکھنا منظم ہونے کی علامت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے پراگندہ حالی اور گندگی کو بدنظمی قرار دیتے ہوئے اصلاح انسانیت کے لیے نہایت جامع تعلیمات سے نوازا ہے۔ یہ بھی بتایا کہ کام کا آغاز کس جانب سے کیا جائے۔ مثلاً آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"اذا انتعل احدکم فليبدأ باليمين، واذا نزع فليبدأ بالشمال، لتكن اليمنى اولهما تنعل و آخرهما تنزع" (27)

جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو پہلے دایاں پاؤں ڈالے اور جب جوتا اتارے تو پہلے بایاں پاؤں نکالے۔ دایاں پاؤں پہننے میں تو اول رہے، اتارنے میں آخر۔

حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کے معمولات زندگی کو سرانجام دینے کے طریقے کو بیان فرماتے ہوئے کہتی ہیں:

"کان النبی ﷺ يحب التيمن فی طهوره وترجله وتنعله "(28)

آنحضرت ﷺ وضو، غسل، کنگھی کرنے اور جوتا پہننے میں دائیں ہاتھ سے شروع کرنے کو پسند کرتے تھے۔

**۳۔ معاشرتی زندگی اور باہمی معاملات میں نظم وضبط :**

آپ ﷺ نے نہ صرف یہ کہ عبادات اور نجی زندگی میں نے عوام الناس کو نظم وضبط کا پابند بنایا بلکہ زندگی کے ہر شعبے اور ہر مرحلے پر درست طریقے اور سلیقے سے کام کرنا سکھایا۔ مثلاً کھانے پینے اور لباس پہننے کے آداب بتائے، بیٹھنے اور چلنے کے آداب بتائے۔ جوتا پہننے اور مسجد یا بیت الخلا میں داخل ہونے تک کے انداز کو منظم کیا۔ معاشرے میں رہنے کے آداب سکھائے۔ زیارت کے لیے مناسب اوقات کو اختیار کرنے اور اجازت طلب کرنے کی پابندی لگا کر لوگوں کی عادات کو ایک قاعدے کا پابند بنایا۔

"عمر بن ابی سلمة يقول: کنت غلاما فی حجر رسول الله ﷺ، و کانت يدی تطيش فی الصحفة، فقال لی رسول الله ﷺ: يا غلام سم الله، و کل بيمينک، و کل مما يليک، فما زالت تلک طعمتی بعد۔"(29)

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے: میں (ابو سلمہ کے انتقال کے بعد) بچہ تھا، آنحضرت ﷺ کی پرورش میں کھانے کے وقت میرا ہاتھ پلیٹ کے چاروں طرف پڑتا (کبھی ادھر سے کبھی ادھر سے کھاتا) تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچے بسم اللہ کہہ پھر دائیں ہاتھ سے اپنے نزدیک سے کھا۔ بعد ازاں میں ہمیشہ اسی طرح کھاتا رہا۔

**"لایمشی احدکم فی نعل واحدۃ لیحفهما جمیعاً او لینعلهما جمیعاً"(30)**

تم میں سے کوئی شخص ایک جوتا پہن کر نہ چلے۔ دونوں جوتے اتارے یا دونوں پہن کر چلے۔

**"یسلم الراکب علی الماشی، والماشی علی القاعد، والقلیل علی الکثیر"(31)**

سوار پیدل کو سلام کرے، اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو، اور کم تعداد والے زیادہ تعداد والوں پر سلام کرنے میں سبقت کریں۔

**"یسلم الصغیر علی الکبیر، والمار علی القاعد، والقلیل علی الکثیر"(32)**

چھوٹا بڑے کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور کم لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

ڈسپلن کرنے کا یہ بھی طریقہ ہے کہ غلط کرنے والے کو ٹوکا جائے جیسے کہ اقتدار کے ضمن میں یہ بات گزر چکی کہ ایک مقتدر کا فرض ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے۔ مگر خیال رہے کہ عزت نفس مجروح نہ ہو لہٰذا مجمل بات کی جائے اور نام لینے سے گریز کیا جائے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں :

**"کان النبیﷺ اذا بلغه عن الرجل الشیء لم یقل: ما بال فلان یقول ولکن یقول: ما بال اقوام یقولون کذا وکذا؟"(33)**

نبی ﷺ کو جب کسی شخص کی بری بات کی خبر پہنچتی تو یوں نہ فرماتے کہ کیا ہوا فلاں کو؟ (اس کا نام لے کر) کہ وہ ایسا کہتا ہے بلکہ یوں کہتے: کیا حال ہے بعض لوگوں کا کہ وہ ایسا اور ایسا کہتے ہیں۔

قواعد وضوابط کی پابندی کرانے کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ اسی وقت روکا اور ٹوکا جائے۔ اگر گرم لوہے پر چوٹ نہ ماری تو بات کا ویسا اثر نہیں رہتا۔ مثلاً

**"عن رجل من اصحاب النبیﷺ عن النبی ﷺ: انه صلی صلاۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیه فلما صلی قال: ما بال اقوام یصلون معنا لا یحسنون الطهور، فانما یلبس علینا القرآن أولئک"(34)**

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے نبی ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے سورۃ روم پڑھی، اس میں بھول گئے۔ جب نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا کہ ہمارے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور طہارت اچھی طرح نہیں کرتے۔ وہی لوگ قرآن بھلا دیتے ہیں۔

اس موقع پر اگر نبی کریم ﷺ اسی وقت نہ ٹوکتے اور اسے جمعہ کے خطبہ تک ملتوی کر دیتے تو شاید غلطی کرنے والے کو اپنی غلطی کا احساس تک نہ ہوتا۔ مگر چونکہ آپ ﷺ نے اسی وقت ٹوک دیا لہٰذا ہر شخص نے یقیناً اپنا احتساب کیا ہوگا اور غلطی کرنے والے کی اسی وقت اصلاح ہو گئی ہو گی۔ بعض اوقات دل آزاری کے خوف سے حق بات نہیں کہی جاتی لہٰذا کبھی اصلاح بھی نہیں ہو پاتی۔ مثلاً حجۃ الوداع کے موقع پر:

**"کان الفضل ردیف النبی ﷺ، فجاء ت امرأۃ من خثعم فجعل الفضل ینظر الیها و تنظر الیه، فجعل النبیﷺ یصرف وجه الفضل الی الشق الآخر، فقالت: ان فریضة الله---"(35)**

فضل بن عباس آنحضرت ﷺ کے ساتھ اونٹ پر سوار تھے اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی۔ فضل اسے دیکھنے لگے اور وہ فضل کو دیکھنے لگی۔ آنحضرت ﷺ فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔ اس عورت نے کہا: اللہ کے فرض---

نبی کریم ﷺ نے منکر کو ہاتھ سے روکا جس سے فریقین کو اپنی اپنی غلطی کا خود ہی احساس ہو گیا۔ اگر نبی ﷺ اس بات کی مذمت کل پر اٹھا رکھتے تو وہ اثر نہ ہوتا جو بروقت اقدام سے ہوا۔

عوام کو نظم وضبط کا پابند بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حدود اللہ کا نفاذ کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی نرمی نہ برتی جائے۔ آپ ﷺ اگرچہ نبی رحمت تھے،

آپ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا مگر جہاں حدود اللہ کا معاملہ آتا آپ ﷺ سب سے زیادہ ان حدود کا پاس رکھنے والے تھے۔ مثلاً:

**"عن عائشۃ رضی اللہ عنھا زوج النبیﷺ ان قریشا اھمھم شان المرأۃ التی سرقت فی عھد النبی ﷺ فی غزوۃ الفتح فقالوا: من یکلم فیھا رسول اللہﷺ فقالوا: من یجتریء علیہ الا اسامۃ بن زید رضی اللہ عنھما حب رسول اللہ ﷺ فأتی بھا رسول اللہ ﷺ فکلمہ فیھا اسامۃ بن زید فتلون وجہ رسول اللہ ﷺ فقال: ا تشفع فی حد من حدود اللہ ؟فقال لہ اسامۃؓ استغفر لی یا رسول اللہ! فلما کان العشی قام رسول اللہ ﷺ فاختطب فاثنیٰ علی اللہ تعالیٰ بما ھو اھلہ ثم قال: اما بعد! فانما اھلک الذین من قبلکم انھم کانوا اذا سرق فیھم الشریف ترکوہ واذا سرق فیھم الضعیف اقاموا علیہ الحد و انی والذی نفسی بیدہ لو ان فاطمۃؓ بنت محمد ﷺ سرقت لقطعت یدھا"(36)**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے، جو بی بی تھیں جناب رسول اللہ ﷺ کی، قریش کو اس عورت کی فکر پیدا ہوئی جس نے جناب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب مکہ فتح ہوا چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون اس بابت رسول اللہ ﷺ سے بات کرے گا؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کے سامنے اتنی جرأت کون کر سکتا ہے سوائے اسامہ بن زید کے جو جناب رسول اللہ ﷺ کے چہیتے ہیں، آخر وہ عورت جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی اور حضرت اسامہؓ نے سفارش کی۔ آپ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصے سے) اور فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی حد میں سفارش کرتا ہے؟ اسامہؓ نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے لیے معافی کی دعا کیجیے، جب شام ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ پڑھا۔ پہلے اللہ تعالی کی تعریف کی جیسے اس کو شایان ہے۔ پھر فرمایا: بعد اس کے! تم سے پہلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ جب کوئی عزت دار آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب غریب ناتواں کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور میں تو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ ڈالوں۔۔۔

نبی کریم ﷺ تربیت کے ضمن میں اگرچہ نرمی کے قائل تھے لیکن بوقت ضرورت سختی کرنے سے بھی گریز نہیں کیا کرتے تھے۔ ذاتی زندگی میں بھی آپ ﷺ نے لوگوں کو نظم وضبط کا عادی بنایا۔ اور انہیں اس بات کی تربیت دی کہ وہ لوگوں کی ذاتی زندگی میں بے جا دخل اندازی کر کے ان کی زندگی کو اجیرن نہ کریں۔ اسی قسم کا ایک واقعہ بھی کتب احادیث میں مذکور ہے:

**"اطلع رجل من حجر فی حجر النبیﷺ و مع النبیﷺ مدرًی یحک بہ راسہ فقال: لو اعلم انک تنظر لطعنت بہ فی عینک، انما جعل الاستئذان من اجل البصر"(37)**

ایک شخص نے سوراخ سے آنحضرت ﷺ کے حجرے میں جھانکا۔ اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں سر کھجانے والا آلہ تھا جس سے آپ ﷺ سر مبارک کو کھجا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں اس سے تیری آنکھ پر مار کر آنکھ پھوڑ دیتا۔ اجازت لینے کا حکم تو اسی لیے ہے کہ نظر نہ پڑے۔

اسی طرح جب غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالکؓ اور دو اور صحابہ صرف سستی کی بنا پر جہاد سے پیچھے رہ گئے تو آپ ﷺ نے واپسی پر ان کا سچ سننے کے باوجود ان سے ناراضگی کا اظہار کیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کا سوشل بائیکاٹ بھی کیا گیا۔"(83) اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ جہاں آپ ﷺ عفو و درگزر کا نمونہ تھے وہاں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی تربیت کی خاطر بوقت ضرورت ناراضگی اور غصے کا اظہار بھی کیا۔

معاشرتی زندگی میں انسان کی کامیابی کا راز اس بات میں مضمر ہے کہ نظم وضبط کی رعایت رکھتے ہوئے دوسروں کے ساتھ معاملات طے کرے۔ وہ امور جن میں نہایت سختی کے ساتھ نظم وضبط کی پابندی کرنی چاہیے وہ عہد و پیمان اور اقرار ناموں کی پابندی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی اس سلسلے میں بھی از حد رہنمائی کرتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

**"آیۃ المنافق ثلاث: اذا حدث کذب، واذا وعد اخلف، واذا ائتمن خان"(39)**

منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کہے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

یہ عہد و پیمان اور لین دین میں ایک طرح کا نظم و ضبط ہی ہے کہ وعدے کو پورا کیا جائے اور امانتوں میں خیانت نہ کی جائے۔ عہد و پیمان کو پورا کرنے سے بہت سے اختلافات سے بچا جا سکتا ہے۔ یہ رویہ معاشرے میں محبت اور سکون کا بیج بوتا ہے اور اعتماد و اعتبار کی تخم ریزی کرتا ہے جس سے معاشرتی زندگی بے قاعدگی اور بد نظمی کا شکار ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔

اخراجات میں بھی نظم و ضبط ضروری ہے جس سے معاشی زندگی میں نظم و ضبط کا قیام عمل میں آتا ہے۔ فضول خرچی اور اسراف بد نظمی کے ضمن میں آتا ہے جس سے انسان مفلس اور نادار ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی فضول خرچی اور بے حساب خرچ کرنے کی مذمت کی گئی ہے اور اسراف کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔

**"اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ "(40)**

"فضول خرچ لوگ شیطان کے بھائی ہیں۔۔۔

اسی طرح قدرتی وسائل کا بیجا استعمال کرنا بھی بد نظمی کے زمرے میں آتا ہے۔ بجلی، پانی، گیس غرض ہر چیز میں اسراف سے روک کر انسان کو منظم بنایا گیا ہے۔ نہر پر ہونے کی صورت میں بھی زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع کیا گیا۔

**"رأى رسول الله ﷺ رجلا يتوضأ فقال: لا تسرف، لا تسرف"(41)**

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرد کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اسراف نہ کر، اسراف نہ کر۔

**"ان رسول الله ﷺ مر بسعد، وهو يتوضأ، فقال: ما هذا السرف؟ فقال: أفي الوضوء اسراف؟ قال: نعم، و ان كنت على نهر جار"(42)**

رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کے پاس سے گزرے اور وہ وضو کر رہے تھے، سو فرمایا: یہ کیسا اسراف ہے؟ تو انھوں نے عرض کی کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اگرچہ تو بہتی نہر کے کنارے ہو۔

## خلاصہ کلام:

غرض یہ سب وہ تعلیمات تھیں جن کی بدولت آپ ﷺ نے افراد میں ضبط نفس پیدا کیا، انہیں نظم و ضبط کا عادی بنایا اور زندگی کا ہر کام ایک خاص ضابطے اور قاعدے کے تحت کرنا سکھایا۔ سنت کا ہر پہلو نظم و ضبط ہی کی راہ پر چلاتا ہے خواہ وہ عبادات ہوں یا معاملات۔ نجی زندگی ہو یا معاشی و معاشرتی زندگی، تعلیمات نبوی ﷺ ہر شعبہ زندگی میں ایک منظم اور بامقصد کردار کو جنم دیتی ہیں۔ انہی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر افرادی اور اجتماعی زندگی میں نظم و ضبط پیدا کیا جا سکتا ہے اور ریاست کو ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست کی شکل میں منظم کیا جا سکتا ہے۔

## حوالہ جات:

1. القرآن۔ الفتح 48:29
2. القرآن۔ آل عمران 146:3
3. ندوی، مولانا سراج الدین۔ "رسول خدا ﷺ کا طریق تربیت۔" لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، 2008، 11
4. فیروز الدین، مولوی۔ "فیروز اللغات۔" لاہور: فیروز سنز، 868۔
5. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ "الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، باب تالیف القرآن۔" رقم الحدیث: 4993۔
6. بخاری، محمد بن اسماعیل۔ "الجامع الصحیح، کتاب التوحید، باب ماجاء فی دعاء النبی ﷺ امتہ الی توحید اللہ تبارک و تعالیٰ۔" رقم الحدیث: ۷۳۷۲۔
7. القرآن۔ الحج 41:22

8. القرآن. النساء58:4
9. القرآن. النساء59:4
10. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الاحکام، باب السمع والطاعۃ للامام مالم تکن معصیۃ." رقم الحدیث:7142.
11. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الامارۃ، باب وجوب طاعۃ الامراء فی غیر معصیۃ وتحریمھا فی المعصیۃ." رقم الحدیث:4754.
12. القرآن. النساء83:4
13. القرآن. الانعام108:6
14. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث. "السنن، کتاب الصلاۃ، باب المحافظۃ علی الصلوات." رقم الحدیث:42.
15. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، باب تسویۃ الصفوف." رقم الحدیث:979.
16. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث:972".
17. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث:975".
18. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب الانصات یوم الجمعۃ فی الخطبۃ." رقم الحدیث:1965.
19. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، باب ائتمام المأموم بالامام." رقم الحدیث:411.
20. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصلوٰۃ، باب تحری سبق الامام برکوع او سجود ونحوھما." رقم الحدیث:963.
21. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور والعمل بہ فی الصوم." رقم الحدیث:1804.
22. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الصیام، باب حفظ اللسان للصائم." رقم الحدیث:1151.
23. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الحج، باب امر النبی ﷺ بالسکینۃ عند الافاضۃ واشارتہ الیھم بالسوط." رقم الحدیث:1587.
24. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضو." رقم الحدیث:223.
25. نسائی، احمد بن شعیب بن علی. "السنن، کتاب الزینۃ، باب تسکین الشعر." رقم الحدیث:5236.
26. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الجمعۃ، باب السواک یوم الجمعۃ." رقم الحدیث:887.
27. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب ینزع نعلہ الیسریٰ." رقم الحدیث:5855.
28. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب یبدأ بالنعل الیمنیٰ." رقم الحدیث:5854.
29. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام والاکل بالیمین." رقم الحدیث:5376.
30. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب لایمشی فی نعل واحد." رقم الحدیث:5376.
31. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الاستئذان، باب تسلیم الراکب علی الماشی." رقم الحدیث:6232.
32. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، باب تسلیم الصغیر علی الکبیر." رقم الحدیث:6234.
33. ابو داؤد، سلیمان بن اشعث. "السنن، کتاب الادب، باب فی حسن العشرۃ." رقم الحدیث:4788.
34. نسائی، احمد بن شعیب بن علی. "السنن، کتاب الافتتاح، باب القراءۃ فی الصبح بالروم." رقم الحدیث:947.
35. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب جزاء الصید، باب حج المرأۃ عن الرجل." رقم الحدیث:1765.
36. مسلم بن الحجاج. "الجامع الصحیح، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ والنھی عن الشفاعۃ فی الحدود." رقم الحدیث:3197.
37. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان من اجل البصر." رقم الحدیث:5887.
38. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب المغازی، باب حدیث کعب بن مالک." رقم الحدیث:4156.
39. بخاری، محمد بن اسماعیل. "الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق." رقم الحدیث:33.
40. القرآن. بنی اسرائیل27:17

41. ابن ماجہ، محمد بن یزید. "السنن، کتاب الطهارة وسننها، باب ماجاء فی القصد فی الوضوء وكراهية التعدی فیه." رقم الحدیث:424.

42. ابن ماجہ، محمد بن یزید. "السنن، رقم الحدیث:425."

## ***References in Roman***

1. *Al-Qur'an.Al-Fath 48:29*
2. *Al-Qur'an.Aal-e-Imran 3:146*
3. *Nadwi, Maulana Sirajuddin. "Rasul Khuda ﷺ ka Tareeqa-e-Tarbiyat." Lahore: Islamic Publications Ltd., 2008, 11*
4. *Firozuddin, Maulvi. "Firoz-ul-Lughat." Lahore: Firozsons, 868.*
5. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Faza'il Al-Qur'an, Bab Ta'leef Al-Qur'an." Raqam Al-Hadith: 4993.*
6. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Tawhid, Bab Ma Ja'a Fi Du'a Al-Nabi ﷺ Ummatuhu Ila Tawhid Allah Tabarak wa Ta'ala." Raqam Al-Hadith: 7372.*
7. *Al-Qur'an.Al-Hajj 41:22*
8. *Al-Qur'an.Al-Nisa 4:58*
9. *Al-Qur'an.Al-Nisa 4:59*
10. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Ahkam, Bab Al-Sam' wa Al-Taa'a Lil-Imam Ma Lam Takun Ma'siyah." Raqam Al-Hadith: 7142.*
11. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Imarah, Bab Wujub Taa'at Al-Umara Fi Ghair Ma'siyah wa Tahrimuha Fi Al-Ma'siyah." Raqam Al-Hadith: 4754.*
12. *Al-Qur'an.Al-Nisa 4:83*
13. *Al-Qur'an.Al-An'am 6:108*
14. *Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath. "Al-Sunan, Kitab Al-Salat, Bab Al-Muhafazah Ala Al-Salawat." Raqam Al-Hadith: 42.*
15. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Salat, Bab Taswiyat Al-Sufuuf." Raqam Al-Hadith: 979.*
16. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Salat." Raqam Al-Hadith: 972.*
17. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Salat." Raqam Al-Hadith: 975.*
18. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Jumu'ah, Bab Al-Insat Yawm Al-Jumu'ah Fi Al-Khutbah." Raqam Al-Hadith: 1965.*
19. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Salat, Bab I'timam Al-Ma'mum bil-Imam." Raqam Al-Hadith: 411.*
20. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Salat, Bab Tahrim Sabq Al-Imam bir Ruku' aw Sujud wa Nahwihima." Raqam Al-Hadith: 963.*
21. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Saum, Bab Man Lam Yada' Qawl Al-Zur wa Al-Amal bihi Fi Al-Saum." Raqam Al-Hadith: 1804.*
22. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Siyam, Bab Hifz Al-Lisan Lil-Sa'im." Raqam Al-Hadith: 1151.*

23. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Hajj, Bab Amr Al-Nabi ﷺ bil-Sakinah 'Ind Al-Ifadah wa Isharatihi Ilayhim bil-Sawt." Raqam Al-Hadith: 1587.*
24. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Taharah, Bab Fadl Al-Wudu." Raqam Al-Hadith: 223.*
25. *Nasa'i, Ahmad bin Shu'aib bin Ali. "Al-Sunan, Kitab Al-Zeenah, Bab Taskin Al-Shaar." Raqam Al-Hadith: 5236.*
26. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Jumu'ah, Bab Al-Siwak Yawm Al-Jumu'ah." Raqam Al-Hadith: 887.*
27. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Libas, Bab Yanzi' Na'lah Al-Yusra." Raqam Al-Hadith: 5855.*
28. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Libas, Bab Yabda' bil-Na'l Al-Yumna." Raqam Al-Hadith: 5854.*
29. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-At'imah, Bab Al-Tasmiyah Ala Al-Ta'am wa Al-Akl bil-Yameen." Raqam Al-Hadith: 5376.*
30. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Libas, Bab La Yamshi Fi Na'l Wahid." Raqam Al-Hadith: 5376.*
31. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Isti'dhan, Bab Taslim Al-Rakib Ala Al-Mashi." Raqam Al-Hadith: 6232.*
32. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Bab Taslim Al-Saghir Ala Al-Kabir." Raqam Al-Hadith: 6234.*
33. *Abu Dawud, Sulaiman bin Ash'ath. "Al-Sunan, Kitab Al-Adab, Bab Fi Husn Al-Ashrah." Raqam Al-Hadith: 4788.*
34. *Nasa'i, Ahmad bin Shu'aib bin Ali. "Al-Sunan, Kitab Al-Iftitah, Bab Al-Qira'ah Fi Al-Subh bil-Rum." Raqam Al-Hadith: 947.*
35. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Jaza' Al-Sayd, Bab Hajj Al-Mar'ah An Al-Rajul." Raqam Al-Hadith: 1765.*
36. *Muslim bin Al-Hajjaj. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Hudud, Bab Qat' Al-Sariq Al-Sharif wa Ghairahu wa Al-Nahi 'An Al-Shafa'ah Fi Al-Hudud." Raqam Al-Hadith: 3197.*
37. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Isti'dhan, Bab Al-Isti'dhan Min Ajl Al-Basar." Raqam Al-Hadith: 5887.*
38. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Maghazi, Bab Hadith Ka'b bin Malik." Raqam Al-Hadith: 4156.*
39. *Bukhari, Muhammad bin Isma'il. "Al-Jami' Al-Sahih, Kitab Al-Iman, Bab 'Alamat Al-Munafiq." Raqam Al-Hadith: 33.*
40. *Al-Qur'an. Bani Isra'il 27:17*
41. *Ibn Majah, Muhammad bin Yazid. "Al-Sunan, Kitab Al-Taharah wa Sunanuha, Bab Ma Ja'a Fi Al-Qasd Fi Al-Wudu wa Karahiyat Al-Tady Fiha." Raqam Al-Hadith: 424.*
42. *Ibn Majah, Muhammad bin Yazid. "Al-Sunan." Raqam Al-Hadith: 425.*